الایام: مجلس برائے تحقیق اسلامی تاریخ وثقافت، کراچی جلد:۳، شمارہ:۲، جولائی۔دسمبر۲۰۱۲ء

# تعارفِ مشائخ قادریہ رشیدیہ

ناصرالدین

## Abstract

Allah Subhanohu wa Ta'ala sent prophets to guide mankind. After the death of the las Prophet Hazrat Muhammad (PBUH), his descendants, *Ulema* and *Mashaikh* played a vital role to propagate his teachings.

In these *Ulema* and Sufi Saints, Hazrat Sheikh Muhammad Rasheed of *Qadria* order is a prominent one, who preached Islam in the Mughal period in sub-continent. He and his descendants served Islam and humanity irrespective of cast and sect. They also played an important role in Pakistan Movement.

In this article the services and role of some important personalities of *Qadriah Rasheedia* order are introduced and discussed.

اللہ رب العزۃ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے انبیاء ورسل علیہم السلام مبعوث فرمائے اور اسی نے حضرت احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے وصال کے بعد انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے علمائے امت محمدیہ کو انکا وارث قرار دیا: ارشادِ نبوی انّ ال علمآء ورثة الانبیآ ۱ (ترجمہ: بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں)۔ اسی طرح ایک اور حدیثِ نبوی ہے کہ علماء امّتی کانبیآ بنی اسرائیل ۲ (ترجمہ: میری

امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے مانند ہیں)۔

قرآن مجید میں بھی ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے ''ہاد'' کی موجودگی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ولکلّ قوم هاد ۳؎ (ترجمہ: ہر قوم کے لیے ہادی (بھیجے گئے) ہیں)۔
اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ارشادِ الٰہی ہے: وجعلنٰهم ائمّة ى هدون بامرنا ۴؎ (ترجمہ: اور ہم نے انہیں امام کیا کہ ہمارے حکم سے ہدایت دیتے ہیں)۔

گویا اللہ رب العزة نے نبی آخر الزماں کی امت میں ایسے ایسے علماء و مشائخ پیدا کئے جو انسانوں کو راہِ حق پر چلانے کے لیے زندگی کے ہر شعبے میں ان کی رہنمائی کرتے رہے۔

شیخ کی جمع ''شیوخ'' اور ''مشائخ'' ہے، اس سے مراد بوڑھا، بزرگ اور پیر ہے۔ ''مشائخِ قادریہ'' سے مراد وہ پیرانِ عظام ہیں جو شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ، العزیز (م۵۶۱ھ) سے منسوب سلسلۂ تصوف قادریہ سے منسلک ہیں۔ اس کی ایک ذیلی شاخ ''رشیدیہ'' ہے جو شیخ محمد رشید علیہ الرحمہ (م۱۰۸۳ھ) سے جاری ہے۔

## شیخ محمد رشید علیہ الرحمہ:

شیخ محمد رشید عثمانی بن مصطفےٰ جمال المعروف بہ دیوان جیو علیہ الرحمہ، ۱۰/ ذیقعدہ ۱۰۰۰ھ/۱۵۹۲ء میں موضع برونہ ضلع جونپور میں پیدا ہوئے۔ ۵؎ سلسلہ رشیدیہ آپ ہی کے نام سے منسوب ہے۔ آپ نے کلام اللہ سے لے کر صرف ونحو وغیرہ کی کتب مختلف اساتذہ سے پڑھیں پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے دہلی روانہ ہوگئے۔ وہاں شیخ نور الحق ابن شیخ عبد الحق محدث دہلوی سے حدیث پڑھ کر سندِ اجازت حاصل کی۔ ٦؎ آپ ابتداء میں اپنے والد شیخ مصطفےٰ جمال الحق سے سلسلۂ چشتیہ میں مرید ہوئے اور کلاہِ ارادت وخرقۂ خلافت انہی کے ہاتھ سے پہنا۔ ۷؎ اس کے بعد دیگر اکابر مشائخ سے بھی تمام مروجہ سلاسلِ طریقت میں اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے جنکی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ مخدوم شیخ طیب بنارسی چشتی نظامی سہروردی قدس سرہ
۲۔ بدر الحق میر شمس الدین کالپی قادری قدس سرہ
۳۔ شیخ عبد القدوس قلندر قلندری مداری فردوسی جونپوری قدس سرہ

۴۔ راجی سید احمد بن مجتبیٰ حلیم اللہ چشتی قادری کانپوری قدس سرہ

۵۔ شیخ عبداللہ شطاری قدس سرہ ۸

شیخ محمد رشید صاحبِ کشف و کرامات بزرگ تھے اور آپ نے اپنے مشائخ کے طریقے پر رشد و ہدایت اور درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ علاوہ ازیں آپ نے کئی موضوعات پر کتب بھی تحریر کیں آپکی چند مشہور کتب مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔**رشیدیہ** : یہ فنِ مناظرہ کی مشہور کتاب ہے جو ''شریفیہ'' کی شرح ہے اور درس نظامی میں شامل نصاب ہے۔

۲۔**تذکرۃ النحو**: نحوی مسائل پر رسالہ جو آپ نے اپنے صاحب زادے شیخ محمد ارشد کے لئے تحریر کیا تھا، اب ''خلاصۃ النحو'' کے نام سے مشہور ہے اور ''نحو میر'' کے آخر میں طبع کیا گیا ہے۔

۳۔**زاد السالکین** : یہ رسالہ تصوف سے متعلق ہے جس کو آپ نے اپنے مرید شیخ عبدالمجید کے لئے تحریر کیا۔

۴۔**مقصود الطالبین**: یہ کتاب بھی تصوف پر ہے۔ اس میں معارف و حقائق کی باتیں مرقوم ہیں جو نصرت جمال ملتانی کے لئے لکھی گئی۔

۵۔**ترجمہ معینیہ** : یہ رسالہ ''تذکرۃ النحو'' کی شرح ہے شیخ غلام معین الدین کے لئے تحریر فرمایا تھا۔

۶۔**ہدایت النحو** : یہ بھی نحو کا رسالہ ہے جو آپ نے اپنے بڑے بیٹے شیخ محمد حمید کے لئے لکھا تھا۔

۷۔**مکتوبات** : یہ ان خطوط کا مجموعہ ہے جو اکثر خلفاء کے نام بطور جواب کے لکھے گئے۔ ۹

۸۔**دیوان شمسی**: آپ کے فارسی و ہندی اشعار کا مجموعہ ہے۔ آپ شمسی تخلص فرماتے تھے۔ کلام معرفت خیز ہے۔ آپ نے شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی کی تصنیف ''اسرار المخلوقات'' پر ایک بسیط شرح بھی لکھی۔ ۱۰

شیخ محمد رشید نے ۹ رمضان ۱۰۸۳ھ/۱۶۷۲ء کو بروز جمعہ بحالت نماز فجر وصال فرمایا۔ ۱۱ آپ کے چار فرزند شیخ محمد حمید، شیخ محمد ارشد، شیخ غلام معین الدین اور شیخ قطب الدین تھے۔

۱۔**شیخ محمد حمید علیہ الرحمہ** : آپ ۱۰۳۷ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۰۷۶ھ میں اپنے والد کے مرید ہوئے اور خرقۂ

خلافت پایا ساری عمر درس و تدریس اور خلق کی ہدایت میں بسر کیا۔ ۲۴ رمضان ۱۰۸۶ھ میں وصال فرمایا اور حسبِ وصیت بقرعید کے دن نماز ظہر کے بعد رشید آباد میں والدِ بزرگوار کے قریب سپردِ خاک کیے گئے۔ ۱۲

۲۔ **بدر الحق شیخ محمد ارشد علیہ الرحمہ** : آپ ۱۰۴۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ۲۱ برس کی عمر میں اپنے والد ماجد اور مشہور علمائے زمانہ سے تحصیل علم کرتے ہوئے فارغ ہوئے۔ تاحیات درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ بائیسویں برس میں سلسلہ چشتیہ احمدیہ میں اپنے والد سے مرید ہوئے اور تمام سلاسل کے اذکار و اشغال اور خاندانی نعمتیں پا کر خلافت و اجازت و خرقہ سے سرفراز ہوئے۔

آپ اپنے والد کے سجادہ نشین تھے۔ آپکے چار فرزند اور تیئیس خلفاء تھے جنہوں نے اصلاحِ معاشرہ کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کے سجادہ نشین آپ کے پوتے قمر الحق غلام رشید بن شیخ محب اللہ (م ۵/صفر ۱۱۶۷ھ) تھے۔ جنہوں نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ بھرپور طریقے سے انجام دیا۔ شیخ محمد ارشد نے ۲۴/جمادی الثانی ۱۱۱۳ھ کو بعمر ۷۳ سال وصال فرمایا اور اپنے والد ماجد کے پائنتی آسودہ خاک ہوئے۔ ۱۳

۳۔ **شیخ غلام معین الدین علیہ الرحمہ** : آپ ۲۴/شوال ۱۰۶۳ھ کو پیدا ہوئے، ۲۳/رمضان ۱۰۸۰ھ بروز جمعہ اپنے والد ماجد سے بیعت ہوئے۔ ۱۰۸۳ھ میں خرقۂ خلافت پایا۔ ۸/ذیقعدہ ۱۱۲۰ھ بروز ہفتہ واصل بحق ہوئے اور ۱۱۲۱ھ میں حسبِ وصیت جسدِ اطہر کو شیخ محمد ارشد کے پہلو میں رشید آباد میں سپردِ خاک کیا گیا۔ آپ شاہ عالم کی فوج میں بحیثیت مجاہدِ اسلام ملازم تھے ۱۴ اور سپاہیوں کو جہاد بالنفس کی عملی تعلیم دیتے تھے۔

۴۔ **شیخ غلام قطب الدین علیہ الرحمہ** : آپ ۱۱/ربیع الثانی ۱۰۶۷ھ کو بروز جمعہ پیدا ہوئے۔ ۱۰۸۰ھ میں اپنے والد ماجد سے سلسلۂ چشتیہ طیبیہ میں مرید ہوئے اور خلافت و نعمت پائی۔ آپ نے تاریخ گوئی میں کمال حاصل کیا تھا اور اپنے خاندان بھر کی تاریخ کہہ ڈالی، شجرۂ چشتیہ طیبیہ منظوم کیا۔ آپ نے ۸۰ برس کی عمر میں ۲۲ جمادی الاول ۱۱۴۷ھ کو بروز بدھ وصال فرمایا اور رشید آباد میں سپردِ خاک ہوئے۔ ۱۵

**خلفاء** : شیخ محمد رشید کے خلفاء بکثرت تھے جن میں، چونتیس آدمی کامل اور جیّد خلفاء تھے۔ ان میں سے مندرجہ ذیل تین خلفاء ایسے تھے جن کا خاندان اب تک قائم ہے اور ان کے خاندان والے متواتر خانقاہِ رشیدیہ، رشید آباد، جونپور کے سجادہ نشینوں کے خلفاء ہوتے آئے ہیں۔

۱۔ میر سید قیام الدین گورکھپوری (م ۸/صفر ۱۱۲۸ھ)،

۲۔ میر سید محمد جعفر پٹنوی (م ۳ رمضان ۱۱۰۵ھ)،

۳۔ شیخ یٰسں جھوسی (م اواخر گیارھویں صدی ہجری)۔ آپ کا مزار قصبہ جھوسی میں شیخ نصیر الدین اسد العلماء کے روضے کے اندر ہے۔ [۱۶]

شیخ محمد رشید کے خلفاء نے سلسلۂ رشیدیہ کو راجستھان، مشرقی ہند، بہار، بنگال اور دیگر بلادِ اسلامیہ میں پھیلا دیا۔ [۱۷] آج دنیا بھر میں اس سلسلے سے وابستہ افراد خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ بزرگان رشیدیہ اب بھی اپنے اپنے علاقوں میں دینی، علمی، ملی اور اصلاحی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شیخ محمد رشید نے ۱۰۵۰ھ میں خانقاہِ رشیدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ [۱۸] جہاں علوم ظاہری و متداولہ کے ساتھ ساتھ علوم باطنی کا بھی درس دیا جاتا تھا راہِ سلوک کی منازل طے کرائی جاتیں۔

شیخ محمد رشید کے ہم عصر و ہم جماعت علماء و مشائخ میں یوں تو کئی نامور حضرات تھے لیکن ان میں سب سے زیادہ قابل ذکر شخصیت ملا محمود جونپوری (م ۱۰۶۲ھ) "صاحب شمس بازغہ" کی ہے۔ [۱۹]

**تلامذہ :** حضرت دیوان جیو محمد رشید کے تلامذہ کی فہرست بھی خاصی طویل ہے جنہوں نے آپ کے بعد سلسلہ درس و تدریس اور رشد و ہدایت کو جاری رکھا، آپ کے چند مشہور تلامذہ کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

| | |
|---|---|
| ۱۔ شیخ جلال الدین | ۲۔ مولانا غلام معین الدین |
| ۳۔ مولانا محمد کامل | ۴۔ شیخ محمد نصیب منیری [۲۰] |
| ۵۔ مولانا خیر اللہ | ۶۔ مولانا محمد محفوظ خیر الدین |
| ۷۔ شیخ محمد یعقوب | ۸۔ شیخ محمد مجید |
| ۹۔ شیخ محمد شریف | ۱۰۔ شیخ حامد |
| ۱۱۔ شیخ محمد آصف | ۱۲۔ شیخ غلام رسول ولد قاضی حسین [۲۱] |

۱۳۔ سید حسن رسولنما دہلوی (م ۱۱۰۳) [۲۲]

**سجادہ نشین حضرات :** شیخ محمد رشید علیہ الرحمہ سے اب تک خانقاہِ رشیدیہ جونپور کے مندرجہ ذیل سجادہ نشین حضرات گزرے ہیں:

۱۔ آپ کے صاحبزادے شیخ محمد ارشد (جمادی الثانی ۱۱۱۳ھ)

۲۔ شیخ غلام رشید (م،صفر ۱۱۶۷ھ)

۳۔ شاہ حیدر بخش (م،۲۵؍شوال ۱۲۲۴ھ شب پیر بمقام بھن برہ ضلع سیوان،صوبہ بہار (بھارت)

۴۔ شاہ امیر الدین (م،۹ محرم ۱۲۶۵ھ بوقت عشاء)

۵۔ شیخ غلام معین الدین (م،۱۶؍ذی الحج ۱۳۰۷ھ) ایضاً

۶۔ شاہ سراج الدین (م،۷ ذیقعدہ ۱۳۱۴ھ،آپ شیخ محمد رشید کی نسل کے آخری سجادہ نشین تھے۔

۷۔ شیخ محمد عبد العلیم آسی (م،۲؍جمادی الاول ۱۳۳۵ھ بوقت ظہر۔محلہ نورالدین پورہ غازی پور یوپی (بھارت)

۸۔ سید شاہد علی (م،۶؍ذیقعدہ ۱۳۷۲ھ)

۹۔ سید مصطفیٰ علی سبز پوش شہید (م،۱۸؍ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ)

۱۰۔ شاہ محمد ایوب ابدالی (م،۳؍رجب ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء بوقت عصر،اسلام پور،پٹنہ (بہار،بھارت) آپ کا قائم کردہ مدرسہ الحمد للہ قائم ہے۔آپ کے جانشین پروفیسر ڈاکٹر سید محمد طیّب ابدالی صاحب (صدر شعبہ اردو،مگدھ یونیورسٹی،پٹنہ) ہیں۔

۱۱۔ سید عبد الشکور علیمی (۱۹۰۰ء تا م ۱۹۸۴ء/۷ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ سادات پور،سیوان بہار،انڈیا)

۱۲۔ مولانا یٰسین (مہتمم مدرسۂ مصطفائیہ،چمنی بازار پورینہ جونپور) متوفی ۱۹۸۷ء/۱۴۰۸ھ بروایت جناب سید محمد منظر ابن سید عبد الشکور سادات پوری۔

۱۳۔ موجودہ سجادہ نشین مولانا عبید الرحمٰن [۲۳]

**پاکستان میں مشائخ رشیدیہ** : مشائخ رشیدیہ نے تحریک پاکستان سے لے کر قیام پاکستان تک اور اس کے بعد استحکام پاکستان کے لئے بھی اپنی خدمات جاری رکھی ہوئی ہیں۔

(الف) شیخ محمد العلیم آسی علیہ الرحمہ کے خلفاء میں تمام حضرات نے اس سلسلے میں اپنی خدمات انجام دیں۔ان میں آپ کے بھتیجے شیخ محمد احمد ایمن علیہ الرحمہ (م ۷،۸ ربیع الاول کی درمیانی شب بوقت عشاء ۱۳۸۳ھ/۱۶ جولائی ۱۹۶۴ء) بیشمار کتب کے مصنف بھی تھے۔ [۲۴] آپکے بھی کئی خلفاء تھے۔

(i) شیخ محمد احمد ایمن کے صاحبزادے وسجادہ نشین شیخ محمد مودود احمد (م،شوال ۱۴۲۰ھ/۱۷؍جنوری ۲۰۰۰ء کراچی) گورکھپور میں ''ترکِ رسوم'' تحریک کے بانی تھے۔معاشرے میں ہونے والی شادی واموات

کی غیر اسلامی رسومات کے خاتمے کے لئے آپ کی کوششیں بڑی موثر ثابت ہوئیں جن کے نتیجے میں مسلمانانِ گورکھپور، ہندوبنیوں کے مقروض ہونے سے بچ گئے۔ علاوہ ازیں آپ نے مسلم لیگ گورکھپور کے جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے قیامِ پاکستان کے لئے اپنی خدمات انجام دیں اور تقسیم ہند کے بعد ہندوؤں کے مظالم کے باعث ۱۹۴۹ء میں ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے اور یہاں پر پیر کالونی کراچی میں قیام کیا۔ یہاں آپ نے ایک خانقاہ ''مرکز فیضِ قادریہ احمدیہ رشیدیہ'' کی بنیاد ڈالی اور فی سبیل اللہ علاج بالقرآن کے ساتھ وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کیا۔ علاوہ ازیں جمیعت علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے ملک میں نفاذِ اسلام کے لئے کوششیں بھی کرتے رہے۔ ۲۵

آپ کے بعد آپ کے صاحبزادگان و خلفاء نے آپ کے مشن کو جاری رکھا ہوا ہے۔

(الف) آپکے صاحبزادے و خلیفۂ سوم مسند نشین جناب ابرار محمد احمد فاروقی قادری نے آپ کے مزار (محمد شاہ قبرستان نارتھ کراچی) میں فی سبیل اللہ تدریس القرآن اور علاج بالقرآن کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے جہاں وعظ و نصیحت کے ساتھ ساتھ ماہانہ فاتحہ و اعراس و میلاد کی محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

(ب) آپ کے خلیفۂ اول محترم جناب اقتدار الحسن علوی (جو ایک معروف انجینئر کی حیثیت سے ملکی و بین الاقوامی سطح پر اپنی خدمات پیش کرتے رہے ہیں) اپنے خاندان اور حلقے میں فی سبیل اللہ علاج بالقرآن کے علاوہ دیگر سماجی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

(ج) آپ کے خلیفہ دوم کی حیثیت سے راقم (پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی قادری) شعبہ تعلیم سے وابستہ ہیں اور درس و تدریس کے علاوہ تحریر و تقریر اور فی سبیل اللہ علاج بالقرآن کے ذریعے اصلاح معاشرہ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ۲۶

د۔ آپ کے خلیفہ چہارم و صاحبزادہ پنجم انصار محمد احمد صاحب شکاگو امریکا میں سلسلہ کی ترویج و اشاعت اور علاج بالقرآن کے ساتھ ساتھ دینی محافل کے انعقاد کے ذریعے امریکی معاشرے میں اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ بابا صاحب (حضرت شیخ محمد مودود احمد) کی حیات میں صرف آپ کو انسانوں اور جنّات سے بیعت لینے کا شرف حاصل ہوا۔

ہ۔ آپ کے آخری خلیفہ پنجم نہال الدین صاحب خانقاہِ جلالیہ (سیوان، بہار، بھارت) میں فی سبیل اللہ علاج بالقرآن اور دینی محافل کے انعقاد کے ذریعے تبلیغی و اصلاحی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

(ii) شیخ محمد احمد ایمن کے ایک اور خلیفہ مولانا خلیل آزاد صمدانی (م، ۱۳۷۷ھ) نے ہندوستان میں ایک مجاہدِ اسلام کی حیثیت سے ''شدھی تحریک'' کے خلاف جہاد کیا۔ جابجا آریوں سے مناظرے کئے اور مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچایا۔ تبلیغی سلسلے میں عدن اور افریقہ بھی گئے۔ ''تحریکِ خلافت'' چلی تو تن من دھن کی بازی لگا کر اپنی دینی حمیت کا ثبوت دیا اور گرفتار ہو کر جیل میں نظر بند بھی رہے۔ نواب افتخار حسین ممدوٹ وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے ساتھ دوروں میں تقاریر کرتے، تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا، مسلم لیگ کے پُر جوش مبلغ کی حیثیت سے ملک کے طور وعرض میں دورے کئے اور کانگریسیوں، احراریوں، جمعیتیوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ ۲۷ قیامِ پاکستان کے بعد آپ راولپنڈی تشریف لے آئے تھے، یہاں آ کر ۱۹۴۸ء میں مری کے آنریری ری ہیبلی ٹیشن آفیسر مقرر ہو گئے اور ۱۹۴۹ء میں آپ ہندوستان سے اپنے بچوں کو بھی لے آئے اور ملتان میں رہائش پذیر ہو گئے۔ ۱۹۵۷ء میں ملتان ہی میں وفات پائی۔ ۲۸

(iii) شیخ محمد عبد العلیم آسی کے ایک اور خلیفہ مولوی سید سبحان اللہ عظیم (م، ۱۶ نومبر ۱۹۴۱ء) جو رئیس گورکھپور تھے، ۲۹ مسلم لیگ گورکھپور کے صدر بھی تھے۔ آپ دامے درمے قدمے سخنے مسلمانانِ ہند کی فلاح و بہبود اور اصلاحِ معاشرہ کے لئے اپنی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کے پوتے جناب سید صفوان اللہ صاحب ابنِ سید غفران اللہ مرحوم، حکومتِ پاکستان کے وفاقی وزیرِ مملکت برائے ہاؤسنگ و تعمیرات کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں۔

(iv) شیخ عبد العلیم آسی کے سجادہ نشین سید شاہد علی سبز پوش کے ایک خلیفہ سید عبد الشکور ابنِ سید امیر حسن (م، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء)، شاہ ایوب ابدالی کے بھی خلیفہ تھے۔ آپ نے شیخ محمد احمد ایمن سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

ا۔ آپ کے ہم سبق مولانا منتخب الحق قادری (م، ۱۳ شوال ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء) بھی آپ کے خلیفہ تھے، (۵۷) جو جامعہ کراچی کے کلیہ معارفِ اسلامیہ کے پہلے رئیس و سربراہ، رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان، صدر مدرس دار العلوم امجدیہ، دار العلوم قادریہ اور دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ کراچی کی حیثیت سے اپنی بھرپور خدمات انجام دیتے رہے۔

مولانا منتخب الحق قادری کے تلامذہ میں پروفیسر حافظ محمود حسین صدیقی (م، ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۰ء) (سابق سیرت چیئر پروفیسر، جامعہ کراچی)، دوست محمد فیضی (سابق وزیر و رکن قومی اسمبلی)، ڈاکٹر اسرار احمد

(بانی تحریک خلافت)، حافظ محمد تقی شہید (سابق صوبائی وزیر مذہبی امور و رکن صوبائی اسمبلی)، ڈاکٹر عبد الرشید (سابق رئیس کلیہ معارفِ اسلامیہ جامعہ کراچی)، مولانا سعید الرحمٰن مرحوم (سابق پروفیسر اسلامیات، اسلامیہ کالج کراچی) زیادہ مشہور ہوئے، ۳۱ سید عبد الشکور کے حلقۂ ارادت میں مفتی ظفر علی نعمانی (م، ۲۰ رمضان ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء) بانی دار العلوم امجدیہ کے اہلِ خانہ و برادران اور مولانا قاری رضا المصطفیٰ اعظمی (آپ کو بھی سلسلۂ رشیدیہ میں موجودہ سجادہ نشین خانقاہِ رشیدیہ جونپور، جناب مولانا عبید الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی سے اجازت و خلافت حاصل ہے) کے اہلِ خانہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ ۳۲

۲۔ سید عبد الشکور کے صاحبزادے سید محمد اصغر ایوبی (م ۲۰۰۸ء/ ۱۴۲۹ھ) آپ کے خلیفہ و سجادہ نشین تھے، آپ نے مشائخِ رشیدیہ کے تذکرے پر مشتمل کتاب ''سمات الاخیار'' کو کراچی سے ۱۴۱۹ھ میں دوبارہ شائع کیا۔ علاوہ ازیں ''جو ہو ذوقِ یقین پیدا'' (مطبوعہ کراچی ۲۰۰۲ء) اور ''من موہنی باتیں'' (مطبوعہ کراچی ۲۰۰۳ء) آپ کے تجربات و مشاہدات اور یادداشتوں پر مشتمل مفید کتب ہیں۔ آپ ہی نے راقم الحروف کی معرفت مفتی محمد اطہر نعیمی سے ''مکتوباتِ حضراتِ رشیدیہ'' کا اردو ترجمہ ''رشیدی چٹھیاں'' کے نام سے کروا کر ۲۰۰۴ء میں طبع کروایا۔

(۳) سید مصطفیٰ علی سبز پوش کے ایک مرید شاہ فرید الحق (م ۳۰ صفر ۱۴۳۳ھ/ ۲۶ دسمبر ۲۰۱۱ء بروز منگل شام ۵ بجے) (صدر جمعیت علمائے پاکستان) کو بھی سلسلۂ رشیدیہ میں مولانا عبید الرحمٰن (سجادہ نشین خانقاہِ رشیدیہ جونپور) سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔

(۴) ڈاکٹر سید اصغر سجاد جعفر نے کراچی میں ''خانقاہِ رشیدیہ'' ٹرسٹ قائم کیا جس کے مینیجنگ ٹرسٹی جناب سید محمد اصغر سادات پوری صاحبزادہ سید عبد الشکور صاحب کو بنایا گیا۔ ۳۳ آپ کے خلیفہ حضرت حامد رضا خان ابنِ احمد رضا خان (م، ۱۶ محرم ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء) کے صاحبزادے جناب عابد رضا خان بحیثیت سجادہ نشین و خلیفہ اور جناب محمد اسمٰعیل بھی بحیثیت خلیفہ، سلسلۂ رشیدیہ کی ترویج و اشاعت کے ساتھ ساتھ اصلاحِ معاشرہ کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

## حوالہ جات:


۱۔ مشکوٰۃ المصابیح، امام ولی الدین، ج:۱، کتاب العلم

۲۔ جامع ترمذی، امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، ج۱، باب ۲۳۵

۳۔ سورۃ الرعد، آیت ۷

۴۔ سورۃ الانبیاء، آیت ۷۳

۵۔ سمات الاخیار، مولوی محمد عبدالمجید، مطبوعہ کراچی ۱۴۱۹ھ، طبع ثانی ناشر سید محمد اصغر ایوبی شکوری رشیدی، ص ۶۱

۶۔ ایضاً، ص ۶۳

۷۔ ایضاً، ص ۶۶

۸۔ ایضاً، ص ۷۰، ۷۱، ۷۳، ۷۶، ۷۷

۹۔ ان میں سے اکثر ''مکتوباتِ حضراتِ رشیدیہ'' میں شامل ہیں جنکا اردو ترجمہ ''مفتی محمد اطہر نعیمی اشرفی صاحب مدظلہ'' نے ''رشیدی چٹھیاں'' کے نام سے کیا جس کی تحریر وتخریج کی سعادت راقم الحروف (ناصر الدین عفی عنہ) کو حاصل ہوئی اور اسے زیورِ طباعت سے آراستہ کرنے کا شرف محترم جناب سید محمد اصغر ایوبی رشیدی سادات پوری صاحب علیہ الرحمہ کو ۲۰۰۴ء میں حاصل ہوا۔

۱۰۔ ایضاً، ص ۹۰ تا ۹۲ بالاختصار

۱۱۔ ایضاً، ص ۱۰۰

۱۲۔ ایضاً، ص ۹۴، ۹۵ بالاختصار

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۱۳ تا ۱۳۶ بالاختصار

۱۴۔ ایضاً، ص ۹۵، ۹۶ بالاختصار

۱۵۔ ایضاً، ص ۹۶ تا ۹۸

۱۶۔ ایضاً، ص ۱۰۲ تا ۱۱۲

۱۷۔ ایضاً، ص ۱۰

۱۸۔ ایضاً، ص ۴۳

۱۹۔ ایضاً، ص ۶۴

۲۰۔ مکتوباتِ حضراتِ رشیدیہ (فارسی)، مطبوعہ قمر پریس بلیا (انڈیا) مکتوب بست ونہم بنام شیخ یٰسین بناری قدس سرہ، ۱۲۷۵ھ

٢١۔ ایضاً،مکتوب سی وسوم بنام،شیخ یٰسین بنارسی قدس سرہ،العزیز
٢٢۔ مناقب الحسن رسول نما (ترجمہ فوائح العرفان) سید محمد ہاشم، ناشر؛ سید حسن کراچی، ص ۵۹، سن ندارد
٢٣۔ سمات الاخیار، ص ١٣۵، ١۵۵، ١٨١، ١٩٣، ٢۴۴، ٢٣٣، ٢٨٠، ٣٠٨، ٣١٠، ٣١٣، ٣٢٣، ٣٣٨، ٣٣٩
٢۴۔ مشائخ قادریہ رشیدیہ، ڈاکٹر ناصر الدین، اسلام فاؤنڈیشن آف پاکستان، کراچی ٢٠٠٨ء، ص ١٨
٢۵۔ ایضاً، ص ٢٧ تا ٣٠ بالاختصار
٢٦۔ حکومتِ سندھ کے کئی کالجز میں صدر شعبہ علومِ اسلامیہ کی حیثیت سے خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اب تک تقریباً پچیس کتب و رسائل اور ساٹھ مقالات و مضامین سپردِ قلم کر چکے ہیں۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر چند علمی کاموں میں ''اسلامیات لازمی'' برائے ڈگری کلاسز کی تصنیف (جو جامعہ کراچی اور ملحقہ کالجز میں شاملِ نصاب ہے) اردو ترجمہ لطائف اشرفی (ج ٢، ٣) کی نظر ثانی مطبوعہ (٢٠٠٠ء) و طباعت ''اورادِ شرفی'' (٢٠٠۴ء) ''مکتوباتِ حضراتِ رشیدیہ'' کے اردو ترجمہ (رشیدی چٹھیاں) کی تخریج مطبوعہ (٢٠٠۴ء) اور ''قصص الانبیاء'' کی تخریج و تحقیق مطبوعہ ٢٠١٢ء زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔
٢٧۔ اکابر تحریکِ پاکستان محمد صادق قصوری، نوری بک ڈپو، لاہور ١٩٧٩ء، ص ٩٠
٢٨۔ ایضاً، ص ٩١، بحوالہ مآثر الاجداد از منظور الحق صدیقی، مطبوعہ لاہور ١٩٦۴ء، ص ٢٧۴، ٣٩٨
٢٩۔ سمات الاخیار، ص ٣٠٢
٣٠۔ ایضاً، ٣٣٦
٣١۔ مجلّہ کاروانِ قمر کراچی، مئی ١٩٩٦ء، ص ۴١ تا ۴٨ بالاختصار، سمات الاخیار، ص ٣٩٣
٣٢۔ ایضاً، ص ٣٣٦
٣٣۔ ایضاً، ص ٢٩٢